دہلی اردو اخبار

نمبر 220

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

9 رمئی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

جیمس بُروسٹر صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر روہتک کے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے غرۂ ماہ دسمبر تک کی رخصت حاصل کی اور صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر بہادر تا صدورِ حکم ثانی بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے محمد لطیف صدر امین گورکھ پور تا ایام غیر حاضری صدرِ امین اعلیٰ جونپور کے کام ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ مقامِ مذکور کا کریں گے جے ایچ ڈبلیو رڈ قانون نویں [9] 1833 کے رُو سے ضلع فتحپور کے ڈپٹی کلکٹر ہوئے۔

رِوینیو ڈیپارٹمنٹ

1۔ سرکارِ انگریزی کو کمالِ اشتیاق ہے کہ ہندوستان کی پیداواری کی اس وضع پر ترقی اور اصلاح کرنے کہ غیر ملک کی تجارت گاہوں میں ملک ملک کی اجناس پر عند المقابلہ سبقت لے جاوے۔

2۔ اب تک جو روئی کہ امریکا میں پیدا ہوئی اِس ملک کی روئی کی نسبت افضل نکلتی ہے سُو اِس سبب سے ہندوستان کی روئی کم فروخت ہوتی ہے اُس روئی کی تختگی کا باعث صرف یہی نہیں کہ اُس کی کاشتکاری میں محنت اور مشقت زیادہ لگتی ہے بلکہ اُس کی صفائی اور قابلِ فروخت کے تیار کرنے میں بھی ہندوستانی لوگوں کی نسبت اچھی اچھی تدبیریں کی جاتی ہیں۔

3۔ لہٰذا ہندوستان کی روئی کی کشتکاری اور فروخت کرنے کی تیاری کی ترقی کے باب میں گورنمنٹ نے بہت بہت مصارف اور مشکلات سے امریکہ کے کشتکار کرنے والے چند صاحبوں کو تعین فرما کے کئی کئی مقاموں پر بھیجا ہے تا کہ روئی کے مزرعہ جدیدہ کا بطور تجربہ کے تردد کریں چنانچہ سپریم گورنمنٹ چار 4 صاحبان مزارعان کو کپتان بیلسن صاحب کی تحتِ حکومت کر کے ممالکِ مغربی میں بھیج دیا بالفعل کالپی کے نواح میں جمنا کے کناروں پر یعنی حمیر پور، فتح پور، کانپور اور اٹاوہ کے اضلاع میں صاحبان مذکورہ مزرعہ جدیدہ کے تردد کروانے میں مصروف رہتے ہیں۔

4۔ گورنمنٹ کا قصد ہے کہ ہندوستانی لوگ روئی کی کشتکاری اور تیاری کا طور جوکہ امریکا میں رائج ہے سیکھیں جس سے ہندوستان کا دستور اصلاح پا کر زمینداروں کی پیداواری کی قیمت اور اُس کی خریداری ترقی پذیر ہووے۔

5۔ پس ہر ایک زمیندار اور کاشتکار جو کہ کسی طرح روئی کی کشتکاری سے سروکار رکھتے ہیں۔ آگاہی دی جاتی ہے کہ اپنے مال کی ازدیاد کے واسطے وہ طریق جو سرکارِ کمپنی نے ایجاد کیا ہے اختیار کریں چنانچہ کپتان بیلسن صاحب کو اطلاع دی گئی کہ جو لوگ اِس امر کی تعلیم کے واسطے آپ کے پاس آویں اُن کی خاطرداری کر کے اِس نئے طور کے سکھانے میں اُن کی دستگیری کرتے رہیں اور جہاں جہاں کہ امریکہ اور ہندوستان کی کشتکاری کے رواج میں کچھ تفاوت واقع ہوتو اس کی وجوہات بتادیں اس لیے سب کشتکار کرنے والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کی مرضی ہوتو مزرعہ جدیدہ کی تعلیم کے واسطے بذات خود آویں یا[ص 1 کالم 2] اپنے کارندوں کو ارسال کریں اور کپتانِ موصوف کی ملازمت کے واسطے خود چلے آئے یا صاحبِ کلکٹر کی معرفت ملاقات حاصل کرنے کا اُنہیں اختیار ہے۔

6۔ جمیع صاحبانِ کلکٹر اور سب عہدہ داران سرکاری خصوصاً جو کہ رونیوڈپارٹمنٹ سے علاقہ رکھتے ہیں اُن کو حکم ہے کہ زمینداروں اور اشرافوں کے درمیان گورنمنٹ کی اس مرضی اور صلاح کو مشتہر کریں اور جو اشخاص اس فائدہ کے حاصل کرنے کی خواہش رکھیں۔ اُن سے بہ لطف و مدارا پیش آویں۔

7۔ جو ملک سرکارِ کمپنی کی عملداری سے متعلق نہیں ہیں اُن کے حکام اور رعایا سے بھی اس عنایات واشفاق میں شریک ہونے کے واسطے استدعا کی جاتی ہے بلکہ گورنمنٹ کی تمنا یہ ہے کہ ہماری رعایا کے موافق ان کی رعیت بھی اس امرِ خیر سے کامیاب ہووے۔

8۔ صاحبانِ کلکٹر کو حکم ہے کہ جو شخص خط خطوط ان امورات کے بابت کپتان بیلس صاحب کی خدمت میں ارسال کرنا چاہے اُن پر اپنی صحیح جس سے کہ وہ بے محصول پہنچیں کر دیا کریں اور اسی طرح ہر ایک عہدہ دارِ سرکاری کو اجازت ہے کہ روئی کی کشتکاری کے باب میں جو زمیندار اور اُس کے کارندوں میں جو مزرعہ مذکورہ پر مقیم ہیں خط کتابت کی آمدورفت رہے تو وہ بھی اُن کو اپنے دستخط سے مزین کر دیا کریں چنانچہ گورنمنٹ نے اُن عہدہ داروں اور صاحبوں کو جن کا نام حاشیہ میں مندرج ہے غیر ملکوں کے تحفہ تحفہ ہونے سپرد کر دیے ہیں اور کشتکار کرنے وا[لو]ں کو صاحبانِ مذکورہ بشرطہ اطمینانِ خاطر کے یہ لوگ فی الحقیقت کشتکاری مذکورہ کی آبادی کے آرزومند اور اُس کے لیے سامان بھی موجود رکھتے ہیں عنایت کریں۔ کپتان بیلس صاحب کالپی میں، آرمنٹ گمری الہٰ آباد کے صاحب کلکٹر ڈی ایف مکلوڈ صاحب جبل پور کے، پرنسپل اسسٹنٹ جے اُوبی سنیڈرس صاحب ہاتھرس کے، نزدیک کین صاحب سرکاری باغوں کا مہتمم سکندرہ

میں، ایچ ایچ بیل صاحب عمر گڑھ میں ایم سی آمنی صاحب ساگر میں، ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے جیمس طامس سکریٹری سرکیولر نمبر 703 اضلاع کے صاحبان کمشنر کے لیے ۔ (1) لفٹنٹ گورنر بہادر نے یوں ملاحظہ کیا کہ ضلع کے صاحبانِ مجسٹریٹ اور کلکٹر فوجداری کے کام کو اکثر جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر پر چھوڑ کر آپ تحصیل کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اس لیے اکثر متصور ہوتا ہے کہ تحصیل کا کام بہ نسبت فوجداری کے زیادہ گراں بہا اور لابُد ہے۔ (2) لہٰذا گورنمنٹ کو جو وجوہات کہ صاحب موصوف کو عہدہ ہائے مذکور پر تقرر اور بحال رکھنے اور جو جواب دہی صاحبانِ موصوفہ کے ذمہ پر عائد ہے اُس کے بابت یاددہی ضرور متصور ہوئی۔

[ص 2 کالم 1] ممالک مغربی کے بندوبست کی رُو سے جو سابق میں تقرر ہوا کلکٹر صاحب اور مزارعان کے درمیان ایک سلسلہ بندی واقع ہوتی ہے جس [کا] یقین ہے کہ صاحب کلکٹر کی کاردانی اور واقفیت اور اختیار فوجداری کے کام میں اکثر مفید پڑے گا پس ضلع کے اُن سب مقدمات کا انتظام جن میں صاحبانِ مجسٹریٹ لوگوں سے سروکار رکھتے ہیں۔ ایسے ایک دارِ کلان واقف کار کو کہ جس کے ذمہ رعایا کی حفاظت اور آسائش اور بہبودی کی بالکل جواب دہی ہو سُپرد ہوتا ہے۔ ہر آئینہ فوجداری کے علاقہ سے صاحب موصوف پر لوگوں کو رنج و تکلیف سے محفوظ رکھیں گا کا فرض ہے اور کلکٹری کے سررشتہ سے ضلع کے اُس زرِ محاصل کو وصول کرنے کا جو قوانین کی رُو سے ہدایت کے واسطے بخوبی مصرح ہے مختار ہے پس صاحب ممدوح فوجداری کی رُو سے تو خلق کا محافظ اور کلکٹری کی راہ سے کشتکاری کے مفاد کا مامن خاص ٹھہرا ہے۔ (4) صاحب موصوف کے دونوں کام فی الحقیقت متحد ہیں یعنی ایک کام کی غفلت اور بے انتظامی دوسرے کو خواہ مخواہ زیاں پہنچاتی ہے چنانچہ جو تکلیف و تصدیعہ پولیس کی ابتری کے باعث لوگوں کو پہنچتا ہے سو زرِ محاصل کے جمع کرنے میں بھی اکثر ہارج ہوتا ہے اور جو امور ناشایستہ و ناگوار تحصیل کے باب میں واقع ہوتے ہیں سو ظلم و تعدّی کے موجب اور پولیس کی بدنامی کے باعث ہوتے ہیں۔ (5) لہٰذا اس امرِ عظیم کے انجام دینے کے واسطے صاحبِ کلکٹر کو ایک اسسٹنٹ ذی لیاقت جس کو اُس کے سب کام کرنے کا اختیار ہے عنایت کیا گیا اور صاحبِ موصوف اپنے کسی کام کے تفویض کرنے کا مختار ہے۔ بلکہ جب روبکار ہو تو عند الضرورت اُس کی سربراہی اور ملاحظہ کرنے کا بھی مجاز ہے۔ (6) جو جو کام صاحب اسسٹنٹ کو سپرد ہوں گے اُن کی تصریح کرنا دشوار ہے مگر صاحب کلکٹر اور اس کے اسسٹنٹ کی لیاقت لوگوں کے رویہ ضلع کے حالات یا سرکاری کاروبار کی وضع پر منحصر ہے اور جیسی جیسی تدبیریں صاحبِ کلکٹر اپنے اسسٹنٹ سے کام لینے اور اجرائے احکام میں عمل میں لاوے گا فی الجملہ اُسی پر اُس کی نیک نامی اور حسنِ انتظام موقوف ہے عموماً صاحبِ موصوف کو لازم ہے کہ حتی الامکان اموراتِ خفیہ آپ نہ کرے مگر بہ ہوشیاری سب کا منتظم رہے اور جو ضلع کا انتظام یا کچہری کا کام ابتر یا زیادہ ترغور طلب ہو تو اُس میں بہ دل مصروف رہے۔ (7) ہر آئینہ لفٹنٹ گورنر بہادر صاحبانِ

مجسٹریٹ اور کلکٹر کو خصوصاً اس امر سے مطلع کرتے ہیں کہ صاحبانِ کلکٹر کو جتنے کام کہ اُن کے سپرد ہیں اُن سب کے اجرا کرنے کی جواب دہی آپ کرنی پڑا کرے گی اور بدون کسی حکمِ خاص گورنمنٹ کے جو عندالضرورت صادر ہوا ہو اور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا از بسکہ فوجداری کے کاروبار سے رعایا کو خواہ نیکی خواہ بدی کا بیشتر اثر پہنچتا ہے لہٰذا اُنہی کی زیادہ تر جواب دہی عاید ہوگی اور گورنمنٹ انہیں اموراتِ عظمیہ کے بابت زیادہ تر متنبہ کرتے ہیں۔ (8) پس آپ کو مناسب ہے کہ اپنی قسمت کے صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹری کی اطلاع اور ہدایت کے لیے خط ہذا کی نقلیں ارسال کریں اور جو مضامین کہ اُس میں مندرج ہیں جب قابو پاویں اُن سے عہدیدارانِ مذکورہ کو یاددہی کے باب میں [ص 2 کالم 2] غفلت نہ فرمائے۔ اپنی قسمت کے اموراتِ پولیس اور تحصیل کے مہتمم کے ہونے کے سبب گورنمنٹ کی طرف سے احکام و قواعدِ مذکور کو اجراء امضا کرنے کی آپ قابلیت رکھتے ہیں علاوہ اس سے آپ کو لازم ہے کہ ہر حالت میں اپنی رائے سلیم کو ایسی ایسی تدبیرات اور صلاحوں کے بتانے میں مصروف کیجیے کہ جس سے گورنمنٹ کی تجویزیں بخوبی سرانجام پاویں۔

مقام آگرہ 19/ اپریل 1841 جیمس طامس سکریٹری۔

لاہور

16/ تاریخ ماہ گذشتہ کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے تخت گاہ میں اجلاس فرمایا اہالیِ دربار باریاب مجرا ہوئے شیو چرن تازیانہ بردار کو حکم ہوا کہ کشمیر جا کر جرنیل مہان سنگھ ناظمِ کشمیر کے تئیں بعد قایم مقام کرنے اُس کے بیٹے کے اُس کو مع کاغذِ خام آمدنی کے حضور میں حاضر کرے اور کچھ عذر معذرت اُس کی نہ سُنے اور پرسُرام تازیانہ بردار کو حکم ہوا کہ ڈیرہ پلٹن آمد منڈی کا مقامِ شالا باغ میں کروادے کہ وہاں موجودات لی جاوے گی سردار فتح سنگھ مان کو حکم ہوا کہ تم مع پانچ سو سواروں جاگیرداروں کے واسطے پہنچانے دس لاکھ روپیہ کے خزانہ فیروز پور سے پشاور تک جاؤ مشارالیہ نے عرض کیا کہ اگر ہزار سوار عنایت ہوویں تو بہت بہتر واسطے محافظت کے ہو ارشاد ہوا کہ دو سو سوار اور بھی واسطے حفاظت کے لے جاؤ گیارہ سو روپیہ اور ایک دوشالہ سردارِ موصوف کو عنایت کر کے رخصت کیا پروانہ بنام پریم سنگھ کے جاری ہوا کہ موضع سکھووال قدیم سے جاگیر فتح سنگھ کی ہے واگذاشت کریں جمعدار خوشحال سنگھ نے درخواست ایک ہزار بندوق کے واسطے سپاہیوں نوملازم کے کی پروانہ بنام اہلکارانِ قلعہ گوبندگڑھ کے متضمن دینے ایک ہزار بندوق کے جمعدارِ موصوف کو صادر ہوا۔ پروانہ بنام جنرل اویطویلہ صاحب کے جاری ہوا کہ بروقت پہنچنے اہالیانِ حرم محترم اور حضرت شاہ زمان کے دو ہزار ایک سو روپیہ واسطے حرم محترم کے اور ڈیڑھ ہزار روپیہ واسطے شاہ زمان کے اور پانچ سو پچیس روپیہ براڈمنٹ صاحب کو بہ طریق دعوت بھیج دیں۔ مزدوروں متعینہ سڑک کے واسطے درخواست تنخواہ کے اثنائے راہ میں سرِ سواری وَاویلا مچائی سپاہی مانع آئے مزدور سنگ اندازی سے پیش آئے

سپاہیوں نے بندوق سے کئی مزدوروں کو مار ڈالا مگر چار پانچ سپاہی بھی زخمی ہوئے مہاراجہ نے فی الفور داروغہ سڑک کو واسطے تقسیم تنخواہ سہ ماہ کے ارشاد کیا۔ عرض شیخ کریم بخش کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی نے مع سو سوار و پیادہ اپنے کے نکودرہ علاقہ سندانوالہ کی خالی کروا کے تھانہ اپنا قائم کیا اور قلعہ تلون پر بھی مورچہ بندی جاری ہے عنقریب فتح کیا جاوے گا۔ مہاراجہ اس حال کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور جاگیر دو ہزار روپیہ کی شیخ غلام محی الدین کو اور جاگیر پانچ سو روپیہ کی شیخ کریم بخش کو عطا کی بموجب عرض سردار لہنا سنگھ مجیٹھہ کے معتمدانِ راجہ جگت چند بلااس پوریہ کو خلعت گیارہ پارچہ کا اور سو روپیہ نقد بہ صلاح راجہ دھیان سنگھ کے واسطے راجۂ مذکور کے عنایت کیا۔ دیوان اجودھیا پرشاد گیارہ پتکی سونے کی اور ایک سو پچیس روپیہ بابت سروارنہ کے نذر دے کر باریاب مجرا ہوئے۔ [ص 3 کالم 1] مہاراجہ بہادر دیر تک احوال منڈی کا پوچھتے رہے مشارالیہ اپنی خدمت گذاری اور جانفشانی بیچ فتح منڈی اور قلعہ مکند گڑھ کرتا رہا حاضرانِ دربار نے عرض کیا کہ البتہ یہ دیوان قدیم سے خیر خواہِ سرکار ہے۔

جھجر

اُس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ والی اس جگہ کا بہت نیک نامی سے رعایا کو راضی رکھتا ہے اور بہت سخاوت پیشہ ہے لوگ اُس ریاست کے بہت راضی ہیں اس اپنے رئیس سے ایک شخص نبی بخش نامی وہاں سے آیا ہے۔ اُس سے سنا گیا کہ اس امیر نے ایک چھاؤنی جدید آباد کی ہے عمارت اُس کی بہت خوبصورتی سے تعمیر کی ہے کوچہ اور بازار اُس کچے پور کی سی وضع کے ہیں اب مختار اور مدار المہام اُس ریاست کا غوث محمد خان نامی ایک شخص بہت دیندار ہے عدالت کا اختیار اس مختار کو ہے کہتے ہیں کہ بہت منصف ہے اگر متخاصمین میں ایک طرف کیسا ہی قرابت قریبہ میں سے مثل بھائی یا بیٹے کے اُس کے ہو تو بھی سر رشتہ حق کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص اہلکار اس سرکار میں عبدالغنی نامی ہے یہ بھی بہت انصاف پسند ہے یہ مجتمع ہونا اس طرح کے اہلکاروں کا جو مشہور بدیانت اور انصاف ہوں بہت دلیل ہے نیک کرداری اور انصاف پسندی رئیسِ ریاست کی۔

چڑ گونگ

COPYRIGHT

تحقیق دریافت ہوا کہ یہ قلعہ فتح ہو گیا اور ٹھاکر قلعہ کا بھاگ گڑھ میں بہت سا مال اسباب قلعہ میں چھوڑ کر بھاگ گیا اور سپاہِ انگریزی نے اُسے لوٹا اور جس وقت کہ یہ لوگ لوٹ رہے تھے ایک میگزین میں قلعہ کے آگ لگ گئی اُس صدمہ سے لوٹنے والوں میں سے اسی آدمی مر گئے اور پچھتر زخمی ہوئے حال اس لڑائی کا مفصلاً اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ فوج مفصلہ ذیل اس مہم کے واسطے تجویز کی گئی تھی سپاہِ بندیل کھنڈ سوارانِ سندھیہ ایک کمپنی توپخانہ کی اور ایک پہرہ تین کمپنیوں کا چار توپیں کانپور کی مع ایک رسالہ رجمنٹ 8 سواروں کے تین کمپنیاں رجمنٹ 52 پیادگانِ ہندوستانی

کی الغرض سپاہِ بندیل کھنڈ تو 11 ر تاریخ سامنے قلعہ کے پہنچی سردارِ قلعہ نے توپیں سَر کرنی شروع کیں فوجِ مذکورہ بھی جواب دینے لگی غرض اُس دن سے 17 ر تاریخ تک یعنی جس دن کہ توپیں اور پہرا کانپور سے پہنچا لڑائی ہوتی رہی لیکن معاملہ ایک سُو نہ ہوا بعد ازاں چار دن تک بہت سخت لڑائی رہی مگر دونوں طرف کی سپاہ نے دادِ شجاعت دی اور ٹھاکر قلعہ کو تھامے رہا 21 ر تاریخ خبر ہوئی کہ رات کے وقت ٹھاکر مذکور معہ رفقا کے بھاگ گیا صرف زخمی اور ضعیف لوگ قلعہ میں رہ گئے کہتے ہیں کہ ٹھاکر مذکور کے ساتھ دو ہزار آدمی ہیں اور ٹھاکرِ مذکور اُن سے ارادہ لوٹنے بُندیل کھنڈ کا رکھتا ہے دو سواران اور دو تین اور آدمیوں کو سپاہِ انگریزی میں سے ٹھاکرِ مذکور نے گرفتار کیا تھا سو اُن کو قتل کیا چنانچہ ایک سوار نے اُن میں سے پیش از گرنے کے چار آدمیوں کو زخمی کیا آخر کار بہ باعث ملاحظہ اُس کی دلیری کے ٹھاکر مذکور نے [ص 3 کالم 2] اُسے اپنے حکیم کے سپُرد کیا چنانچہ جب قلعہ فتح ہو گیا تو اُس سوار کو فوجِ انگریزی اپنے ہسپتال میں لے آئی سُنا جاتا ہے کہ اب گڑھی کیرواپر بھی سپاہ بھیجی جاوے گی وہاں کا ٹھاکر بھی سرکش ہے اور ٹھاکر چرگونگ بھی اسی طرف گیا ہے۔

انتظام پولیس

اب شہر میں واردات سے بہت امن ہے سبب اس کا یہ معلوم ہوا کہ چوں اکثر مقدمات وقوعی تھانجات شہر و بیرونی میں کوتوال نے گرفتاریاں مال اور مجرم کی کریں اور وہ مجرم گرفتار ہوئے جو سرگروہ تھے چوروں کے تو باقی لوگ بھی اس قسم کے اخوان الشیاطین جو گرگے اور پیرو اُن کے تھے اکثر مفرور ہوگئے اور اکثر ممنوعات سے دست کش ہوئے۔ سُنا جاتا ہے تب سے اب تک وارداتِ دُزدی و نقب سنگین و خفیف شہر میں نہیں ہوئیں اور جو اتفاقاً بطور خانگی کسی ملازم یا خادم سے ہوئی تو اُس کی گرفتاری بجنس ہوگئی ایک فقیر کی دس اشرفی 21 روپیہ علاقہ تکمبود میں اُس کے چیلہ نے چرائے۔ ایک خادمہ نے محمد بخش نامی ایک شخص کا مال 30 روپیہ کا چرایا ایک طوائف کے نوکر نے کچھ مال 20 روپیہ کا چرایا ایک چابک سوار نامعلوم لاسم المسکن نے مقامِ چھاؤنی سے ایک گھوڑا چرایا سو بجنس گرفتاری مال و مجرم کی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ یہ کوتوال جواَب ہے بہت چالاک اور ہوشیار ہے صاحب مجسٹریٹ نے ایک نقشہ گرفتاری مجروموں کا ابتدا سے آج تک بنوایا تھا کوتوال نے نقشہ جو بنایا ہے اُس سے 1825 سے آج تک ہر ایک مجرم کی تعداد گرفتاری بہت خوبی سے بلا دشواری معلوم ہوتی ہے بہت دشواری سے وہ نقشہ بنا ہے اکثر بدمعاش اور اُچکوں کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر گرفتاری پر اپنا نام بدل ڈالتے ہیں اور اپنے باپ کا نام بھی بدل کر لکھاتے ہیں تاکہ کثرت گرفتاری نہ واضح ہو کہ بموجب قوانین سزائے سخت نہ ہووے اس نقشہ میں یہ اور خوبی ہوئی ہے کہ یہ بات بھی اُس میں ظاہر ہوتی ہے کہ فلانا شخص فلانی فلانی علت میں گرفتار ہوا اور کبھی کچھ نام لکھایا کبھی کچھ نام بتایا یہ بات صرف معلومات اور تجسس و کوششِ کوتوال سے ہوئی اس نقشہ کے سبب بھی وہ لوگ بہت خائف ہوئے ہیں کہ اب

کی گرفتاری پر سزائے سخت پاویں گے۔ ہم سنتے ہیں کہ اس شخص کا گھرانا ہی ایسی ہوشیاری سے مشہور ہے ایک بھائی بڑا اس کوتوال کا پرمٹ میں حسب خواہش صاحب کسٹم کے پٹرول۔ وہ سنا اس سے بھی زیادہ ذی ہوش ہے ایک بھائی چھوٹا غلام قادر خاں سہا[ر]نپور میں کوتوال تھا وہاں کے جوائنٹ مجسٹریٹ کالپی میں کلکٹر ہوئے تو بہ سبب ایسی ذی ہوشی کے مجسٹریٹ سہارنپور نے مانگ کے بلایا اور تحصیلدار کیا اور رسائی کا یہ حال کہ اس کی کارکردگی سے مجسٹریٹ سہارنپور رخصت نہیں کرتے تھے یہ بات بھی خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک کو حاصل نہیں کہ سارا گھرانا لایق بھی ہو اور سب عہدہ ہائے جلیل پر ہوں اور حکام کام پسند کریں۔

قلعہ مبارک

قلعۂ مبارک کے اخبار بہت طول وطویل دیکھے گئے ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ بعد اختتام ہم نے پائے حال مظلومانِ ستم دیدہ لوگوں کا اس قدر ہے کہ تمام پرچہ اخبار کو گھیرے ایک شمہ مختصر یہ ہے کہ اب غریب ملازموں فاقہ گذرتے ہیں اور تنخواہ نہیں تقسیم ہوتی باقی احوال بشرطہ جگہ کے آئندہ درج ہوگا۔

[ص 4 کالم 1]

قندھار

آس پاس قندھار کے پھر وہی وَاوِیلا سرکشوں کی سُنی جاتی ہے سو عنقریب کچھ سپاہ طرف قلات غلجی کے روانہ کی جائے گی اور یہ سپاہ وہیں قیام کرے گی ظاہر ہوتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب پر بہ باعث اُٹھ آنے کے ہرات سے گورنمنٹ کی بہت خفگی ہے بلکہ سُنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے صاحب موصوف کو پھر بدستور اُن کی پلٹن میں بھرتی کردیا جنرل الفنسٹن اور برگیڈیر شیلٹن صاحب کا برگٹ ابھی جلال آباد میں ہی مقیم اور منتظر لکھنے مسٹر کلارک صاحب کے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ انگریزی طرف پشاور کے کوچ کرے گی۔

کابل

دریافت ہوتا ہے کہ ایک چٹھی کرنیل سٹوڈرٹ صاحب کی بخارا سے کابل میں آئی ہے صاحب موصوف اُس میں الطاف شاہ بخارا کے نسبت اپنی بہت ظاہر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ شاہِ ممدوح واسطے صلح اور دوستی اختیار کرنے کے گورنمنٹ سے بہت مشتاق ہیں واضح ہوتا ہے کہ بعد اُٹھانے بہت سی تکلیفوں اور مصیبتوں کے صاحب موصوف نے یہ بات حاصل کی ہے کہ اب والیِ بخارا اُن پر عنایت کرتا ہے شاید کہ والیِ بخارا حال ترقیِ ملک و دولت اور قوتِ اقبال گورنمنٹ انگریزی کا سن کر خوف کرتا ہوگا کہ عنقریب میری ساعت زوال کی بھی پہنچنے کو ہے الغرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر والیِ بخارا استدعا صلح کی کرے تو تقریب رہائی کرنیل موصوف کی کی جاوے گی۔

بُوشہر

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ریاگ صاحب کو واسطے جانے غوریان کے حکم ہوا ہے واسطے روکنے سپاہِ ایران کے جو کہ طرف ہرات کے آتی ہے اس لیے کہ شاہِ ایران نے احکام جاری کیے ہیں واسطے واپس بلا لینے اپنی سپاہ کے کیونکہ صاحبِ ایجنٹ نے اقرار چھوڑ دینے اور خالی کروا دینے مقامِ کُرک کا کیا ہے اور رزیڈنسی کے رکھنے کا بوشہر میں ارادہ ہے اور غوریان تحتِ حکم شاہ کامران کے رہے۔ سنا جاتا ہے کہ سرج کلنیل صاحب ایران کو نہیں جانا چاہتے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سر ایچ پاٹجر صاحب عہدۂ سفارت پر مقرر ہوں گے کہتے ہیں کہ ناظم بوشہر حتی المقدور بیچ ستانے انگریزوں کے قصور نہیں کرتا خبر ہے کہ شاہِ ممدوح اب تخت گاہ اپنی طہران سے اصفہان میں مقرر کیا چاہتے ہیں۔

چین

ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ کنٹون کے جس کا ذکر کہ اخبارِ ہفتہ گذشتہ میں کیا گیا اکثر قلعہ اور پناہ کے مقام اور بھی سپاہِ انگریزی نے ملکِ چین میں سے فتح کیے اور بالکل منہدم کر دیے مگر شہر کنٹون کو دستبردِ سپاہ سے محفوظ رکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب کے دفعہ یہ آتشِ فساد ہرگز فرو نہ ہوگی کیونکہ فغفورِ چین بہت غصہ ناک اور خونخوار ہو رہا ہے سوائے اِس کے اُس کی عملداری میں قحطِ غلہ بھی ہو رہا ہے اور اکثر بھوکی رعیت سرکشی پر مستعد ہے مگر فغفورِ چین باوجود برہمی انتظام اپنے ملک کے ارادہ [ص 4 کالم 2] لڑنے کا دمِ واپسیں تک رکھتا ہے اُس نے ایسی ایسی توپیں ڈھلوائی ہیں کہ ایک گولہ اُن کا کئی جہازوں کو غارت کرے اور غوطہ خور کاملِ فن واسطے سوراخ کرنے جہازوں کے چھوڑ دیے گئے ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ تمام کوشش اُن کی رائیگاں جاوے گی کپتان الیٹ صاحب نے واسطے کھولنے لنگر گاہِ کنٹون کے اشتہار جاری کیے ہیں کہتے ہیں کہ سپاہِ انگریزی کو مہم چین میں کچھ خوف و خطر سوائے نقصِ آب و ہوا کے نہیں ہے انہوں نے دو چار لڑائیوں میں بخوبی امتحان اُن کی شجاعت کا کر لیا ہے اہالیانِ ریاست چین نے تیس تیس ہزار روپیہ انعام واسطے سروں کپتان الیٹ صاحب اور سرج بریمر صاحب کے اشتہار میں مندرج کیا ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ کوئی اُن کو زندہ گرفتار کر لاوے گا اُسے پچاس ہزار روپیہ بطریق انعام مرحمت ہوگا اور ہر ایک انگریز کے سر کے واسطے تین سو روپیہ اور اگر وہ زندہ گرفتار آویں تو پانچ سو روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

اخبارِ مقامات مختلفہ

دریافت ہوتا ہے کہ آگرہ میں قریب کچہری پرمٹ کے آگ لگی اور تیس گھر جل گئے الہ آباد میں دو افسر انگریزی

COPYRIGHT

ایک انسائن نورٹن صاحب اور دوسرے لفٹنٹ انگلش صاحب رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے گنگا میں نہار ہے تھے سو دونوں ڈوب گئے ۔ کہتے ہیں کہ لفٹنٹ مذکور صرف بہ باعث کوشش نکالنے انسائن مذکور کے ڈوبے۔ اخبار مدراس سے واضح ہے کہ اُس نواح میں غارتگروں نے بہت زور وشور کر رکھا ہے چنانچہ ایک گروہ سواروں کے نے مقامِ بلیری مین سے تیس کوس کے فاصلہ پر آن کر اکثر دیہات کو لوٹ لیا۔ سو ایک سکواڈرن پانچویں رجمنٹ کا واسطے ان کی گرفتاری کے بھیجا گیا ہے کہتے ہیں کہ یہ غارتگر ریاستِ مرہٹہ میں سے اُتر کے دیہات لبِ سوم بدرا کو لوٹتے ہیں۔ واضح ہوتا ہے کہ کموڈور سرج بریمر جوائنٹ پلینی پوٹن شی ایری یعنی نائب مختارِ کل مہمِ چین کے ہوئے اور مختار کل الیٹ صاحب ہیں۔ دمشق وغیرہ بلادِ عربستان میں وبائے ہیضہ شدت جاری ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ 15 رتاریخ ماہِ حال کو حضرت شاہ شجاع الملک اور سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر جلال آباد سے طرف کابل کے روانہ ہوئے اور کچھ سپاہ نے ہمرکاب کوچ کیا۔ دیوان ساون مل ناظمِ ملتان مقام غازی پور میں مقیم ہے اور ارادہ کوٹ مٹھن کے واسطے بندوبست بلوچوں کے پیشنہاد خاطر رکھتا ہے۔

فیروز پور

اہالیان سرکارِ کمپنی نے ازراہِ دوستی سرکارِ خالصہ کے چاہا تھا کہ دس لاکھ روپیہ بہ حفاظت اپنی سپاہ کے پشاور تک پہنچادیں سو بموجب دوستی سرکارین عالیین کے مہاراجہ نے سردارِ فتح سنگھ مان کے تئیں مع چند سرداروں اور آٹھ سواروں کے مقرر کیا 27 رتاریخ کو جوزف دیوی کنگھم صاحب بہادر نے اسباب اور خزانہ وغیرہ واسطے پشاور کے سردارِ موصوف کو سپرد کیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT